ن ۔ م ۔ راشد

پیدائش ۔ 1910
وفات ۔ 1975

راشد کا نام نذر محمد تھا۔ وہ گجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ اپنے B.A کے دنوں میں کچھ عرصہ تک وہ خاکسار تحریک سے بھی متاثر رہے۔ مشرق پر مغرب کی بالادستی اور مغرب کے ہاتھوں مشرق کے سیاسی استحصال کے خلاف راشد نے کھل کر آواز بلند کی۔ اپنی عملی زندگی کے آغاز میں راشد کچھ دنوں تک آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ رہے۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ ملازمت کے سلسلے میں انہوں نے ایران میں اور پھر یو۔ این۔ او میں گزارا۔ ان کا پہلا مجموعہ "ماورا" اردو شاعری میں ایک نئے طرزِ احساس اور اظہار کا ترجمان ہے۔ "ماورا" کے بعد راشد کے جو شعری مجموعے شائع ہوئے، ان کے نام اس طرح ہیں۔ "ایران میں اجنبی"، "لا = انسان" اور "گمان کا ممکن" ان کا کلیات بھی شائع ہو چکا ہے۔ نثر میں ان کی کتاب "جدید فارسی شاعری" مشہور ہے۔

راشد کی شاعری کا سب بڑا امتیاز ان کی دانشورانہ حیثیت ہے۔ اقبال کے بعد اپنی شاعری کے وسیلے سے راشد نے مشرق کی فکر اور دانشورانہ روایت کو ایک نئی جہت دی ہے۔ "ماورا" کی اشاعت کے دور میں راشد اور میراجی کی نظموں کو مبہم اور لایعنی بھی کہا گیا۔ لیکن جیسے جیسے شاعری کا مذاق بدلتا گیا، راشد اور میراجی کے شعری محاسن اور ان کی ادبی خدمات کا اعتراف بھی عام ہوتا گیا۔ راشد کا شمار بیسویں صدی کے اہم ترین شاعروں میں ہوتا ہے۔

زندگی سے ڈرتے ہو؟

زندگی سے ڈرتے ہو؟
زندگی تو تم بھی ہو، زندگی تو ہم بھی ہیں!
آدمی سے ڈرتے ہو؟
آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں!

آدمی زباں بھی ہے، آدمی بیاں بھی ہے
اس سے تم نہیں ڈرتے!
حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے، آدمی ہے وابستہ
آدمی کے دامن سے زندگی ہے وابستہ
اس سے تم نہیں ڈرتے!
"اَن کہی" سے ڈرتے ہو!
جو ابھی نہیں آئی، اُس گھڑی سے ڈرتے ہو
اُس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو!

پہلے بھی تو گزرے ہیں،
دورِ نارسائی کے "بے ریا" خدائی کے
پھر بھی یہ سمجھتے ہو، ہیچ آرزومندی
یہ شبِ زباں بندی، ہے رہِ خداوندی!
تم مگر یہ کیا جانو،

لب اگر نہیں ملتے، ہاتھ جاگ اٹھتے ہیں
ہاتھ جاگ اٹھتے ہیں، راہ کا نشاں بن کر
نور کی زباں بن کر
ہاتھ بول اٹھتے ہیں، صبح کی اذاں بن کر
روشنی سے ڈرتے ہو؟
روشنی تو تم بھی ہو، روشنی تو ہم بھی ہیں،
روشنی سے ڈرتے ہو؟

شہر کی فصیلوں پر
دیو کا جو سایہ تھا پاک ہو گیا آخر
رات کا لبادہ بھی
چاک ہو گیا آخر، خاک ہو گیا آخر
اژدہامِ انساں سے فرد کی نوا آئی
ذات کی صدا آئی
راہِ شوق میں جیسے راہرو کا خوں لپکے
اک نیا جنوں لپکے!
آدمی چھلک اٹھے
آدمی ہنسے دیکھو، شہر پھر بسے دیکھو
تم ابھی سے ڈرتے ہو؟
ہاں ابھی تو تم بھی ہو، ہاں ابھی تو ہم بھی ہیں،
تم ابھی سے ڈرتے ہو!